AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783

https://aljamei.com/index.php/ajrj

Analytical Study of The Causes of The Descent of The Onenes

اسباب النزول للواحدی کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Sohail Arif
Doctoral Candidates Islamic Studies, University of Education, Lahore
Dr. Nabeel Ahmed
Associate Professor, Division of Islamic and Oriental Learning,
University of Education, Lahore, nabeel.ahmed@ue.edu.pk
Dr Sonia Batool
Assistant Professor, University of Southern Punjab, Multan

Abstract

This analytical study focuses on the classical work Asbāb al-Nuzūl by Imam Abu al-Hasan Ali ibn Ahmad al-Wahidi (d. 468 AH), one of the earliest systematic compilations of the causes of Quranic revelation. The research explores the structure, methodology, sources, and scholarly impact of the text, while critically examining its reliability, narrational chains, and interpretive value in the field of tafsir (Quranic exegesis).The study investigates how al-Wahidi collected reports related to specific verses' historical and contextual backgrounds and how he distinguished between authentic and weak narrations. It also evaluates the jurisprudential, linguistic, and theological implications of these reports, and how understanding asbāb al-nuzūl contributes to the precise application and interpretation of the Qur'anic message.Furthermore, this paper analyzes criticisms raised by later scholars regarding al-Wahidi's approach, such as overreliance on single chains, lack of critical hadith evaluation, and occasional interpretive limitations. The research concludes that while Asbāb al-Nuzūl remains a foundational and pioneering work, it must be studied alongside broader exegetical and hadith traditions for a more balanced understanding of Quranic revelation.

Key Words: Quran, Reasons Revelation, Narrations

تمہید

قرآن مجید اللہ تعالی کا کلام ہے جو تقریبا تئیس سال کے عرصہ میں نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ سابقہ الہامی کتب اور صحائف اللہ تعالی نے ایک ہیں وقت میں اکٹھے انبیائے کرام علیہم السلام کو عطا فرما دیے جیسے سیدنا موسی علیہ السلام کے الواح پر مکتوب تورات لانے کا ذکر قرآن مجید نے کیا۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں کہ صحیح روایات اور اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید ضرورت

کے مطابق پانچ، دس، یا اس سے زیادہ اور کم آیتوں کی تعداد میں نازل ہوتا رہا ہے[1]۔ وہ مواقع اور حالات کہ جن کے مطابق قرآن مجید مختلف اوقات میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، قرآن مجید کے نزول کا سبب کہلائے۔ زمانہ نبوی میں تو وہ حالات اور مواقع باقاعدہ زیرِ بحث نہیں آتے تھے لیکن صحابہ و تابعین کے دور میں وہ حالات اور مواقع بیان ہونے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جب بھی ضرورت پڑتی قرآن مجید کی آیات یا سورتوں کے حوالہ جات میں یہ ذکر کرتے کہ یہ آیت فلاں کے بارے میں نازل ہوئی یا فلاں موقع پر نازل ہوئی جیسے ہمیں احادیث مبارکہ میں فنزلت یالمانزلت کے الفاظ ملتے ہیں۔ جامع ترمذی کی ایک روایت ہے:

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ سورة الأنعام آية 65، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ سورة الأنعام آية 65، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ[2]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت « قل ھو القادر علی أن یبعث علیکم عذابا من فوقکم أو من تحت أر جلکم » ”کہہ دیجیے، وہ (اللہ) قادر ہے اس بات پر کہ وہ تم پر کوئی عذاب بھیج دے اوپر سے یا نیچے سے“ (الانعام:۶۵)، نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیری ہی ذات کی پناہ لیتا ہوں“ پھر جب آ گے « أو یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض » ”یا تم کو مختلف فریق بنا کر ایک کو دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھا دے“ (الانعام:۶۵) کا ٹکڑا نازل ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دونوں ہی باتیں (اللہ کے لے) آسان ہیں۔

اسباب النزول قرآن کی تفسیر میں ایک مستقل باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ مصطفی بن عبد اللہ حاجی خلیفہ اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وھو علم یبحث فیہ عن سبب نزول سورۃ او آیۃ وقتھا ومکانھا[3]۔ وہ علم ہے جس میں سورت یا آیت کے نزول کا سبب، اس کا وقت یا جگہ کے بارے میں بحث کی جائے۔ قرآن مجید میں اوامر ونواہی بکثرت موجود ہیں، سابقہ امم کے احوال اور واقعات بھی بیان ہوئے ہیں، اسی طرح بے شمار قرآنی آیات ہیں جو کائنات کی تکوین کے حوالے سے نازل ہوئی ہیں، ایسی آیات کا کوئی شان نزول نہیں ہے۔ ان کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالی کا خوف دلانا اور اس کی فرماں برداری کی طرف راغب کرنا ہے۔ قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں کہ جن کی توضیح وتشریح کے لیے ضروری ہے کہ ان کے پس منظر میں حالات واقعات کا علم ہو اس ضمن میں ڈاکٹر علی شواخ اسحاق لکھتے ہیں: ان فھم کثیر من الآیات القرآنیۃ متوقف علی معرفۃ اسباب النزول[4] یعنی بہت سی قرآنی آیات ایسی ہیں کہ جن کی فہم وادراک ان کے اسباب نزول کے فہم پر موقوف ہوتا ہے۔ جیسے بعض غزوات کے موقع پر آیات کا نزول ہے، نجران کے عیسائی پادریوں سے بحث ومباحثہ کے بعد مباہلہ کے حوالے سے آیت مبارکہ ہے، واقعہ افک سے متعلق آیات ہیں، پیچھے رہ جانے والے تین لوگوں کا معاملہ کہ جسے سورہ توبہ میں وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ[5] کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح بیسیوں آیات ہیں کہ جو خاص موقع ومناسبت سے نازل ہوئیں۔ ایسی صورت میں ان آیات کے اسباب نزول کا جاننا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسباب النزول کے حوالے سے علمائے مفسرین ومحدثین کا موقف واضح ہے۔ بعض اصحاب نے اس علم کا جاننا لازمی قرار دیا ہے اور اس کے بغیر قرآن مجید کی تشریح وتوضیح کو ناممکن قرار دیا ہے۔ جیسے امام واحدی کا موقف ہے۔ بعض نے اس علم کو فہم قرآنی کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔ صحیح مسلک یہی ہے کہ اسباب النزول قرآن فہمی میں اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن قرآن فہمی کو اسباب النزول کے ساتھ مقید کرنا افراط وتفریط ہے۔ اسباب نزول کے حوالے سے امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

ومعرفۃ سبب النزول یعین علی فھم الآیۃ، فان العلم بالسبب یورث العلم بالمسبب[6] سبب نزول کے جاننے سے آیت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے کیوں کہ سبب کو جاننا مسبب کو جاننے میں مددگار ہوتا ہے۔

علم اسباب النزول کے حوالے سے علماء کی خدمات:

اسباب النزول پر سب سے پہلے امام بخاری کے شیخ علی بن المدینی نے قلم اٹھایا اور کتاب لکھی،

صاحبِ کشف الظنون حاجی خلیفہ لکھتے ہیں: اسباب النزول لشیخ المحدیثین علی بن المدینیؒ وھو اول من صنف فیہ[7]۔ اسباب النزول شیخ المحدثین علی بن المدینی کی کتاب ہے اور یہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے اس علم پر کتاب لکھی۔

امام حجر بن عسقلانیؒ نے اس موضوع پر بہت عمدہ کام کیا اور العجاب فی بیان الاسباب تالیف کی۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس فن پر لباب النقول فی اسباب النزول ایک بہترین کتاب تصنیف ہے کہ جسے اس فن میں مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے امام واحدی کی کتاب کی طرز پر کام کیا اور اگر یہ کہا جائے کہ امام سیوطی نے امام واحدیؒ کی کتاب کو وسعت دی اور جو کمی رہ گئی تھی اس کو پورا کیا ہے تو بے جانہ ہوگا۔

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں شاہ ولی اللہؒ نے اس عنوان پر ایک فصل قائم کی اور مفسر ومترجم کے لیے رہ نما اصول بیان کیے ہیں۔

علوم القرآن پر جتنی بھی عربی و اردو کتابیں لکھی گئی ہیں سب نے اسباب النزول کو موضوع سخن بنایا۔ امام ابن تیمیہ نے مقدمہ فی اصول التفسیر میں اس فن پر تفصیل سے بحث کی کہ صحابہ کرام کے بعد تابعین اور تبع تابعین کی کس قسم کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔

علم اسباب النزول پر باقاعدہ لکھی جانے والی بنیادی کتابوں میں سے امام واحدی کی کتاب اسباب النزول ہے جو اس علم میں مصدر کی حیثیت رکھتی ہے ذیل میں ہم ''اسباب النزول'' کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہیں جس میں کتاب کی خصوصیات اور اہمیت کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

امام واحدی کے حالات زندگی

آپ کا نام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی نیشاپوری ہے۔ آپ کی نسبت الواحدی کے حوالے سے ابن خلکان ، ابو احمد العسکری کی تحقیق درج کرتے ہیں: وجدت ھذہ النسبۃ الی الواحد بن الدین بن مہرۃ ذکرہ ابو احمد العسکری[8]۔ آپ کی یہ نسبت (الواحدی) الواحد بن الدین بن مہرہ کی طرف ہے۔ اسی نسبت سے آپ الواحدی کہلاتے ہیں۔

امام واحدی نیشاپور میں پیدا ہوئے آپ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے کسی مورخ نے واضح رائے نہیں دی۔ البتہ آپ کی وفات پر مورخین کا اتفاق ہے۔ آپ جمادی الآخرہ 468 ھجری نیشاپور میں طویل علالت کے بعد فوت ہوئے۔

امام واحدی ایک ہمہ پہلو شخصیت تھے عربی لغت ، تفسیر ، حدیث ، فقہ اور شاعری میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ آپ اپنے زمانے میں نحو اور تفسیر کے استاد گردانے جاتے تھے۔ امام واحدی نے متعدد اساتذہ سے مختلف علوم حاصل کیے۔ آپ نے تفسیر کا علم ابو اسحاق الثعلبی سے حاصل کیا۔ عربی لغت کا علم ابو الفضل العروضی سے حاصل کیا۔ نحو ابو الحسن القھندزی سے سیکھی۔ آپ شافعی مذہب کے پیروکار تھے۔

واحدی نے 16 جلدوں پر مشتمل تفسیر" البسیط" تصنیف کی اور 4 جلدوں میں "الوسیط" لکھی۔ "الوجیز" بھی آپ کی تصنف ہے۔ "اسباب النزول" قرآن مجید کے شان ترول پر مبنی مایہ ناز تصنیف ہے۔ اسی طرح درج ذیل کتب بھی آپ کی شاہکار ہیں:

نفي التحريف عن القرآن الشريف

دعوات

تفسیر اسماء النبی

المغاري

الاغراب في الاعراب

شرح دیوان المتنبی

کتاب اسباب النزول للواحدی کا تعارف

فن اسباب النزول پر سب سے مشہور اور متداول امام الواحدی کی کتاب اسباب النزول ہے۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں: وھو اشھر ماصنف فیہ[9] یعنی اس علم پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں سب سے مشہور کتاب یہی ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی اور بنیادی کتب میں شامل ہوتی ہے۔ یہ کتاب پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ فن اسباب نزول پر ابتدائی کتاب ہونے کی وجہ سے اس میں اس فن کے بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔ جب ایک علم یا فن قائم ہو جاتا ہے تو اس کی باریکیوں اور جزئیات پر بحث ہونے لگتی ہے۔ مگر اسباب النزول للواحدی میں اس قدر جزئیات کا ناہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس وقت اس فن کی تدوین کا رجحان نہ تھا۔ مختلف روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام واحدی سے پہلے ایک ہی کتاب تقریبا دو سو سال پہلے امام بخاری کے شیخ علی بن المدینی نے مدون کی تھی اس کے بعد یہ دوسری کتاب تھی، اس کتاب میں امام واحدی نے آیات کے شان نزول سے متعلق وہ روایات جو انہیں مستند محسوس ہوئیں ان کا ذکر کیا ہے۔

اسباب النزول للواحدی میں باقاعدہ کتب کی طرح ابواب بندی اور فصول وغیرہ نہیں ہیں۔ یہ ایک مختصر علم اسباب النزول پر کتاب ہے۔ امام صاحب نے مقدمہ درج کیا ہے اور مقدمہ میں ہی آپ نے کتاب کا تعارف، عصری حالات، وجہ تالیف اور اسباب النزول قبول کرنے کے اصول درج کر دیے ہیں۔

کتاب اسباب النزول للواحدی کو دار الاصلاح، الدمام نے عصام بن عبد المحسن الحمیدان کی تحقیق و تخریج کے ساتھ عربی متن میں 1992 میں دوسری بار شائع کیا۔ اس کتاب کے پاکستان اور بھارت میں اردو تراجم ہو چکے ہیں جو کہ آسانی سے بازار میں میسر ہیں۔ الجیرین مترجم MOKRANE GUEZZOU نے اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کیا ہے۔

- **کتاب اسباب النزول للواحدی کی اہمیت**

اسباب النزول للواحدی یہ اپنی نوعیت کی پہلی مشہور کتاب ہے جو پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ یہ کتاب بے شمار خوبیوں سے مزین ہے جن کا ذکر آئندہ صفحات پر کیا جائے گا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کے بعد جتنی بھی کتب اس موضوع پر لکھی گئیں، جن میں مشہور الاتقان للسیوطی، البرہان فی علوم القرآن للزرکشی، مناهل العرفان للزرقانی اور اسی طرح بے شمار

کتب ہیں، سب نے اسباب النزول للواحدی کے مقدمے میں بیان کردہ، فن اسباب النزول کے اصول اور روایات سے استفادہ کیا ہے۔ ابراہیم بن عمر الجعبری نے اسباب النزول للواحدی ہی پر کام کرتے ہوئے اس میں موجود روایات کی اسانید کو گرادیا اور کتاب کو اور بھی مختصر بنادیا ہے [10]۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسباب النزول پر ایک کتاب لباب النقول فی اسباب النزول کے نام سے تصنیف کی جس میں انہوں نے عموماً روایات امام واحدی کی کتاب اسباب النزول سے ہی درج کی ہیں اور مزید اس پر اضافہ یہ کیا کہ امام واحدی کی سند پر جرح کی ہے اور روایت کی سند کے اعتبار سے اس کا حکم درج کیا ہے۔روایت کی صحت وضعف کو واضح کیا ہے۔

- **کتاب اسباب النزول للواحدی کی وجہِ تالیف**

اسباب النزول للواحدی اس فن میں دوسری کتاب ہے، اس سے پہلے امام علی بن المدینی نے کتاب لکھی تھی پھر اس کے بعد اس طرف کسی مفسر اور محدث کی توجہ نہیں گئی یا ضرورت نہیں پڑی۔ امام واحدی اس کتاب کی تالیف کی وجہ اس کے مقدمے میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

وَاَمّا الیوم فکُلّ احدٍ یَخْتَرِعُ شیئًا ویَخْتَلِقِ اِفکاً وکِذبًا ملقیا زمامہ الی الجھالۃ، غیر مفکر فی الوعید للجاھل بسبب نزول الآیۃ، وذلک الذی حدأبی الی املاء ھذا الکتاب الجامع للاسباب، لینتھی الیہ طالبو ھذا الشان والمتکلمین فی نزول القرآن، فیعرفوا الصدق ویستغنو عن التمویہ والکذب ویجدوا فی تحفظہ بعد السماع والطلب [11]۔

مگر آج حالت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی جہالت کی وجہ سے اس وعید سے لاپرواہی برتتے ہوئے جو قرآنی آیات کے اسباب نزول سے ناواقف شخص کے حق میں وارد ہوئی ہے، کچھ نا کچھ اختراع کرتا ہے، جھوٹ گھڑتا ہے، اور افتراپردازی سے کام لیتا ہے۔ یہی بات اس اسباب النزول پر جامع کتاب کے لکھنے کا سبب بنی، تاکہ نزول قرآن کے اسباب کے ماہر اور طالب اس کی طرف رجوع کر سکیں اور حق وصداقت کو پہچان سکیں اور جھوٹ اور ملمع سازی سے بچ سکیں اور طلب وسماع کے بعد اس کی حفاظت کی کوشش کر سکیں۔

امام واحدی کے زمانے میں لوگ قرآنی آیات کے نزول کا سب اکثر بیان کرتے تھے مگر اس میں بے احتیاطی کی جاتی تھی،بقول امام صاحب لوگ جھوٹ اور من گھڑت اسباب بیان کرتے تھے۔ لیکن امام صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے ضروری سمجھا کہ اس فن پر کتاب لکھی جائے تاکہ تشنگان علم کی سیر یابی ہو سکے اور علم اسباب النزول کے متلاشی کو مستند روایات میسر آسکیں۔ امام صاحب صاحب کے بیان میں وجہ تالیف کے چند نکات:

اسباب النزول کے حوالے سے جہالت کا خاتمہ

من گھڑت اور جھوٹی روایات کا سدباب

اسباب النزول پر ایک جامع اور مصدر ومرجع کتاب کی تخلیق

اسباب النزول کے بارے میں مستند اور صحیح روایات کی حفاظت

اسباب النزول کے بیان کرنے میں اصول وضوابط کا تعین

- **روایتِ اسباب النزول قبول کرنے میں علامہ واحدی کا منہج**

علامہ واحدی کا زمانہ پانچویں صدی ہجری کا زمانہ ہے تب تک نزول قرآن مجید کو چار صدیاں بیت چکی تھیں۔ اسباب النزول کے حوالے سے امام واحدی خود اپنے دور کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں میں نے کئی دوسری کتب لکھی ہیں جن میں قرآن مجید کے دوسرے علوم کثرت سے بیان ہوئے ہیں اور وہ مطالعہ کرنے والے کے لیے کافی ہیں لیکن قرآن مجید کی تفسیر میں اسباب النزول کے بارے میں کہتے ہیں کہ لوگ اس حوالے سے تحقیق نہیں کرتے اور نہ رغبت رکھتے ہیں۔ ان الرغبات الیوم عن علوم القرآن صادقۃ کاذبۃ فیھا[12]۔ آج اکثر رغبتیں اور میلان علوم القرآن کے حوالے سے جھوٹے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں میں تحقیق و تخریج کا رجحان مفقود ہو گا اور لوگ سنی سنائی باتوں کو بیان کرتے ہوں گے۔ اسی کتاب میں ایک اور مقام پر یوں رقم طراز ہیں: وَامّا الیوم فکُلّ احدٍ یخْتَرِعُ شیئًا و یخْتَلِق اِفکًا و کذِبًا ملقیا زمامہ الی الجھالۃ، غیر مفکر فی الوعید للجاھل بسبب نزول الآیۃ[13]۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی جہالت کی وجہ سے اس وعید سے لاپرواہی برتتے ہوئے جو قرآنی آیات کے اسباب نزول سے ناواقف شخص کے حق میں وارد ہوئی ہے، کچھ نا کچھ اختراع کرتا ہے، جھوٹ گھڑتا ہے، اور افتراپردازی سے کام لیتا ہے۔ امام صاحب کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں لوگ اسباب النزول کے حوالے سے بے احتیاطی برتنے لگ گئے تھے اور گاہے بگاہے بغیر تحقیق و تخریج کے شان نزول بیان کر دیتے تھے۔

امام واحدی اسباب النزول کے مقدمے میں یہ اصول درج کرتے ہیں: ولایحل القول فی اسباب النزول الکتاب، الا بالروایۃ والسماع ممن ساھدوا التنزیل و قفوا علی الاسباب[14]۔ قرآن مجید کے سبب نزول کے بارے میں کوئی بات کرنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کی روایت و سماع کے جنہوں نے قرآن مجید کے نزول کا خود مشاہدہ کیا اور جو اس کے اسباب سے واقف ہیں۔

امام واحدی قرآن مجید کے اسباب نزول کے متعلق انتہائی محتاط اسلوب اپناتے ہیں کہ اسباب سے متعلق صرف صحابہ کرام کی روایت کہ جنہوں نے خود قرآن مجید نازل ہوتے ہوئے دیکھا، وہ ان واقعات و حالات کے چشم دید گواہ ہیں صرف انہیں کی روایت ہی قابل قبول ہے کسی کی رائے یا کسی غیر کا قول سبب نزول کے حوالے سے قابل قبول نہیں ہے۔

- **مسجع و مقفی مقدمہ**

مسجع و مقفی کا مطلب ہے نثر میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جو ہم وزن، ہم قافیہ ہوں۔ مسجع و مقفی نثر کو پر تکلف کلام سمجھا جاتا ہے، عموماً زمانہ جاہلیت میں شعرا اور خطباء لوگوں پر اپنے کلام کی دھاک بٹھانے کے لیے پر تکلف کلام پیش کرتے تھے۔ اس سے نثر کی خوبصورتی اور حسنِ کلام میں اضافہ ہوتا ہے۔ امام واحدی نے اسباب النزول کے مقدمے میں کلام کو مسجع و مقفی کیا ہے یعنی ہم قافیہ الفاظ کا بہت زیادہ استعمال کیا ہے۔ روایات کے متن کے علاوہ جہاں کہیں امام واحدی نے اپنا موقف بیان کیا اسے سجع و قافیہ سے مزین کیا ہے۔ عموما سجع و قافیہ کی وجہ سے کلام کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کیوں کہ وزن کو پورا کرنے کے لیے بعض اوقات ایسے الفاظ بیان کرنے پڑتے ہیں جو غیر مانوس ہوتے ہیں مگر امام واحدی چونکہ اپنے دور کے نحو کے استاد تھے ان کے مقدمے میں عربی لغت پر ان کی مہارت ظاہر ہوتی ہے۔ کلام کو مسجع و مقفی بنانے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے چناؤ میں اس قدر احتیاط برتی ہے کہ کلام آسان اور عبارت اس قدر سلیس ہے کہ زبان پر خود بخود کلمات رواں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ نمونے کے طور پر چند ایک مثالیں ذکر کی جارہی ہیں۔

اَلحمد لله الكريم الوهاب ، هازم الاحزاب ، و مفتح الابواب ، و منشئ السحاب ، و مرسی الهضاب ، منزل الكتاب فی حوادث مختلفة الاسباب[15]

تمام تعریفیں اس اللہ کرم کرنے والے کے لیے ہیں جو عطا کرنے والا ہے، گروہوں کو شکست دینے والا ہے، دروازے کھولنے والا، بادلوں کو چلانے والا ہے، پہاڑوں کو نصب کرنے والا ہے، مختلف اسباب کے تحت کتاب کو نازل کرنے والا ہے۔

ایک اور مقام پر کلام کو یوں خوبصورت بناتے ہیں:

انزله قرآنا عظیما ، و ذکرا حکیما و حبلا ممدودا وعهدا معهودا وظلا عمیما و صراطا مستقیما ، فیه معجزات باهرة و آیات ظاهرة و حجج صادقة ودلالات ناطقة ادحض به حجج المبطلین ورد به کید کائدین واید الاسلام والدین فلمع منهاجه وثقب سراجه وشملت برکته ولمعت حکمته علی خاتم الرسالة والصادع بالدلالة الهادی للامة والکاشف للغمة الناطق بالحکمة المبعوث بالرحمة فرفع اعلام الحق واحیا معالم الصدق[16]

ترجمہ: ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم اور ذکر حکیم کو نازل فرمایا جس کی شان یہ ہے کہ وہ دراز رسی، شاہی فرمان فیض عام، اور راہ مستقیم ہے، اور اس میں روشن معجزات، واضح احکامات کے دلائل اور صاف اور واضح مفاہیم ہیں، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اہل باطل کے دلائل کو توڑا اور مکاروں کے مکر کی تردید کی اور دین اسلام کی تائید و نصرت کی چنانچہ اسلام کی راہ روشن ہوئی اس کا چراغ جلا اس کا فیض عام ہوا اور اس کی حکمتیں خاتم الرسالت علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان اطہر سے ظاہر ہوئیں جو امت کے رہنما ہیں غموں کو دور کرنے والے ہیں حکمت و دانائی کی باتیں بتانے والے ہیں اور سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں جنہوں نے حق کا پرچم بلند کیا۔ سچائی کے نشانات کو اجاگر کیا۔

- **اختصار و جامعیت**

کسی بھی کلام یا عبارت کا مختصر ہونا اس کی خوبی کو ظاہر کرتا ہے اور اختصار کے ساتھ جامعیت بھی ہو تو کلام میں نکھار آتا ہے اور کلام اتنا ہی موثر ہوتا ہے۔ امام واحدی کی کتاب اسباب النزول میں یہ دونوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اگر مقدمے کا جائزہ لیں تو صرف تین صفحات پر مشتمل مختصر مقدمے میں امام واحدی نے اپنی کتب کا تعارف، عصری حالات پر تبصرہ، کتاب اسباب النزول کی وجہ تالیف، فنِ اسباب النزول کے اصول اور بغیر تحقیق کے کوئی بات نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنے پر وعید جیسے اہم موضوعات پر ماہرانہ انداز میں اس جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔

مقدمے کے بعد قرآن مجید میں کون سا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا؟ اس معاملے میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے جو معمولی سا اشکال پیدا ہوتا ہے، اسے انتہائی اختصار کے ساتھ اس انداز میں رفع کیا کہ قاری پر مطالعہ کا بوجھ نہیں پڑتا۔ سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات کے نزول سے متعلق پانچ احادیث بیان کیں پھر ایک روایت امام ثعلبی کی سند سے بیان کرتے ہیں جس میں یحیٰ بن ابو کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن مجید کا کون سا حصہ نازل ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ یَآیُّھَا الْمُدَّثِّرُ[17] ابو کثیر کہتے ہیں میں نے کہا کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ[18] نہیں؟ تو اس کے جواب میں ابو سلمہ کہتے ہیں، میں نے یہی سوال جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہ سب سے پہلے قرآن مجید کا کون سا حصہ نازل ہوا انہوں نے فرمایا یاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ نہیں

؟توانہوں فرمایامیں تمہیں وہ حدیث سناتاہوں جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائیں پھر حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی نے یہ حدیث بیان فرمائی:

(اِنِّيْ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي، نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي، فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي، وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى السَّمَآءِ فَاِ ذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ، فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ،فَاَمَرْتُهُمْ: فَدَثِّرُونِي ثُمَّ صَبُّوا عَلَيَّ الْمَآء "، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىّ:يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ)[19]

میں نے حراء میں ایک ماہ اعتکاف کیا۔جب میں نے اپنا اعتکاف ختم کیاتو میں اترا، پھر میں وادی کے درمیان پہنچاتو مجھے آواز دی گئی، اس پر میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں نظر دوڑائی پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھاتو حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے نظر آئے۔اس کی وجہ سے مجھ پر سخت لرزہ طاری ہو گیا۔میں خدیجہؓ کے پاس آگیااور کہا: مجھے کمبل اوڑھادو، مجھے کمبل اوڑھادو، انہوں نے مجھے کمبل اوڑھادیااور مجھ پر پانی ڈالا۔تو اس (موقع) پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں:" اے کمبل اوڑھنے والے!

اس حدیث پر تبصرا کرتے ہوئے امام واحدی کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے موقف سے متعارض نہیں ہے کیوں حضرت جابر نے جو حدیث مبارکہ کا حصہ سنا ہے وہ دوسرا حصہ ہے انہوں نے پہلا حصہ نہیں سنا اس لیے انہیں یہ وہم ہوا کہ پہلا نازل ہونے والا حصہ يَآيُّهَاالْمُدَّثِّرِ ہے جبکہ سب سے پہلے غار حرامیں سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات ہی نازل ہوئی ہیں۔پھر اتمام حجت کے لیے وہ حدیث بھی بیان کر دی جس میں پہلا حصہ موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ وہی فرشتہ تھاجو حرامیں میرے پاس آچکا تھا۔

قرآن مجید کے سب سے آخر میں نازل ہونے والے حصے کے بارے میں امام واحدی مختلف روایات کا ذکر کرتے ہیں مگر اس پر کوئی تبصرہ نہیں اور نہ اپنا موقف بیان کرتے ہیں بلکہ چند ایک روایات جو مختلف قرآنی آیات کے سب سے آخر میں نازل ہونے کے متعلق وارد ہوئی ہیں ذکر کر کے تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شان نزول کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔

قرآنی آیات کے سبب نزول کاذکر

امام واحدی کتاب میں قرآنی آیات کا سبب نزول انتہائی احسن انداز میں اور مستند روایات کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔اس کتاب کا حسن ہے کہ اختصار کے ساتھ آیات کے شان نزول کو بیان کیا گیا ہے۔امام صاحب پہلے آیات کا کچھ حصہ بیان کرتے ہیں کہ جس سے آیت مقدسہ کی نشاندہی ہوتی ہے کہ کس سورت سے کون سی آیت ہے پھر اس کے بعد اس آیت کے سبب نزول میں جتنی مستند روایات ملتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ذیل میں چند ایک اقتباسات درج کیے جارہے ہیں:

سورہ بقرہ کی آیت نمبر190: وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ کے سبب نزول کے بارے میں بیان کرتے ہیں: قال الکلبی عن ابی صالح: عن ابن عباس:نزلت ھذہ الآیات فی صلح الحدیبیۃ۔وذلک ان رسول اللہ ﷺ لما صُدّ عن البیت ھو واصحابہ، نحر الھدی بالحدیبیۃ، ثم صالحہ المشرکون علی ان یرجع عامہ، ثم یاتی القابل علی ان یخلولہ مکۃ ثلاثۃ ایام، فیطوف بالبیت ویفعل ماشاء، عصالحھم رسول اللہ ﷺ ، فلما کان العام المقبل تجھزرسول اللہ واصحابہ لعمرۃ القضاء، وخافواان لا تفی لھم قریش بذلک، وان یصدوھم عن المسجد الحرام ویقاتلوھم وکرہ اصحابہ قتالھم فی شھرالحرام، فی الحرام، فانزل اللہ تعالی:(وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ) یعنی قریشا[20]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔واقعہ یہ ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعایل عنھم کو بیت اللہ

جانے سے روک دیا گیا تو آپ ﷺ نے مقام حدیبیہ پر ہی ہدی کے جانور ذبح کر دیے۔ پھر مشرکین نے اس بات پر مصلحت کی کہ آپ ﷺ آئندہ سال آئیں گے اس وقت واپس چلے جائیں، وہ تین دن تک آپ ﷺ کے لیے مکہ کو خالی کر دیں گے، (ان دنوں میں) آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کریں اور جو چاہیں کریں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی بات کو منظور فرمالیا۔ جب آئندہ سال رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عمرۃ القضاء کی تیاری مکمل کر لی تو صحابہ کرام کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں قریش بے وفائی اور وعدہ خلافی نہ کر دیں اور ان کو مسجد حرم سے روک نہ دیں اور ان کے ساتھ قتال شروع نہ کر دیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کو شہر حرام میں قتال ناپسند تھا، اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ مراد قریش کے لوگ ہیں۔

سورۃ المائدۃ کی آیت: يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ کے سبب نزول کے بارے میں اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں: عن ابی رافع قال: امرنی رسول اللہ ﷺ بقتل الکلاب فقال الناس یارسول اللہ ﷺ ما احل لنا من ھذہ الامۃ التی امرت بقتلھا؟ فانزل اللہ تعالی ھذہ الآیہ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ[21]۔ ابو رافع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تمام کتوں کو مار ڈالوں، لوگ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ جن کتوں کے مار ڈالنے کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے ان میں کون سے کتے رکھنا ہمارے لیے جائز ہے؟ اس پر اللہ تعالی نے مذکورہ آیت نازل کی۔

اسلوب بیانِ روایت

اسباب النزول للواحدی کے بنظرِ عمیق مطالعہ سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ امام واحدی نے بیانِ روایت میں چند اسلوب اپنائے ہیں۔

پہلا: امام واحدی عموماً روایات جب بیان کرتے ہیں تو اپنی مکمل سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔ آپ کی سند عموماً سات واسطوں سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم تک پہنچتی ہے۔ جب کوئی روایت بیان کرتے ہیں اور وہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں موجود ہو تو اس محدث مصنف کی سند کی بجائے اپنی سند بیان کرتے ہیں اور روایت کے آخر میں اس کتاب کا حوالہ اور سند کی ابتدا بھی بیان کرتے ہیں جیسے القول فی اول مانزل من القرآن کے ضمن میں امام واحدی نے خود ابو اسحاق احمد بن ابراہیم المقری سے حدیث مبارکہ بیان کی اس کے آخر میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا ذکر کیا کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو یحی بن بکیر سے اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے روایت کیا اور ان دونوں نے عبد الرزاق سے[22]۔ اس سے اگلی دوسری روایت بیان کرنے کے بعد امام حاکم کا ذکر کیا کہ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو ابو بکر بن صبغی سے روایت کیا[23]۔ قرآن مجید میں سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت سورۃ المدثر کی ہے اس کے متعلق حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی کی روایت اپنی سند سے بیان کی اور آخر میں صحیح مسلم کا ذکر کیا کہ اسے امام مسلم نے زہیر بن الحرب سے روایت کیا[24]۔

دوسرا: بعض مقامات پر امام واحدی حضرت عبد اللہ بن عباس سے بغیر کسی سند سے قال ابن عباس کے الفاظ کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جیسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا[25] اشان نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قال ابن عباس فی روایۃ عطا: وذلک ان العرب کانوا یتکلمون بھا[26]۔ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ[27] کے شان نزول میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بلاواسطہ روایت بیان کر دی، لکھتے ہیں: قال ابن عباس نزلت ھذہ الآیہ فی عبد اللہ بن ابی وامیہ ورھط من قریش[28]۔

تیسرا: کئی مقامات پر امام واحدی کسی بھی صحابی، تابعی، تبع تابعی، مفسر یا محدث کا نام لیے بغیر ہی قال المفسرون کے الفاظ سے شان نزول بیان کر دیتے ہیں۔ جیسے سورۃ البقرۃ کی آیت رقم 120 کا شان نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قال المفسرون : انهم كانوا يسئلون النبی ﷺ الهدنة [29]۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ [30]۔ کے شان نزول میں دو روایات اپنی سند کے ساتھ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: و قال المفسرون: کانت العرب فی جاھلیہ اذا حاضت المراۃ منھم لم تواکلھا و لم تشربھا و لم تساکنھا فی بیت کفعل المجوس [31]۔

چوتھا: امام واحدی نے مختلف مفسر تابعین مثلاً امام کلبیؒ، السید بن المسیبؒ، السدیؒ، قتادہؒ، مقاتلؒ، عطاؒ، مجاہدؒ، طاوسؒ، کی روایات بغیر کسی سند یا کتاب کا حوالہ دیے بیان کی ہیں: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ [32] کے شان نزول میں مجاہد، کلبی اور عکرمہ کا قول بیان کرتے ہیں لکھتے ہیں: قتل رجل من اصحاب رسول الله ﷺ رجلين من بنی سليم و بين النبی ﷺ وبين قومهما موادعة [33]

اسی طرح وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً [34] کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قال الكلبی عيرت اليهود رسول الله ﷺ وقالت: ما نرى لهذا الرجل همة الا النساء والنكاح [35]۔

پانچواں: بعض مقامات پر امام واحدی نے خود اپنے الفاظ میں شان نزول بیان کیا یعنی واقعے یا سبب نزول کی کسی بھی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا مفسر و محدث کی طرف اس کی نسبت نہیں کی بلکہ سیدھا سیدھا لکھ دیا یہ آیت فلاں معاملے یا واقعے کے بارے میں نازل ہوئی جیسے: وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ [36] کے شان نزول کے بارے میں لکھتے ہیں: نزلت فی قتلى بدر من المسلمين وكانوا بضعة عشر رجلا [37]۔ اسی طرح اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کے شان نزول میں بیان کرتے ہیں: نزلت هذه الآية يوم الجمعة وكا ن يوم عرفة بعدالعصر فی حجة الوداع سنة عشر [38]۔

اہم واقعات کی تفصیل

امام واحدی نے اسباب النزول میں بعض ضروری واقعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے جن میں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ-وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ [39] کے شانِ نزول کے بیان میں امام واحدی نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا [40]۔ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ [41] کے شان نزول میں امام واحدی نے مکمل واقعہ افک کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے [42]، واقعات بیان کرتے ہوئے مختلف روایات کو اس طرح باہم مربوط کیا کہ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ایک ہی آدمی تمام تفصیلات ایک ہی نشست میں بیان کر رہا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ [43] کے شان نزول میں امام واحدی نے بنو تمیم کے وفد کا مکمل قصہ رواں اسلوب کے تحت بیان کیا یعنی اس گروہ کا آنا، حجروں کے باہر سے آواز دینا، پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھنا، اپنے بہادروں اور قبیلے کی بڑائی میں شعر پڑھنا، نبی کریم ﷺ کا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عن کو بلانا اور ان کا جواب دینا مکمل تفصیل بیان کی ہے [44]۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ [45] کے ضمن میں امام واحدی مفسرین کے ایک گروہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی اور پھر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتح مکہ کے لیے عسکری تیاریوں کی خبر مکہ بھیجنے کا مکمل واقعہ تفصیلاً بیان کیا [46]۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ [47] کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کے شہد کھانے والے واقعہ کی تفصیل بیان کی ہے [48]۔

امام واحدی نے ان تمام واقعات میں واقعات کی تفصیلات کو اس انداز میں پیش کیا کہ قصص کی طوالت قاری کے لیے اکتاہٹ کا سبب نہیں بنتی۔ زبان انتہائی سلیس ہے، سادہ اور مانوس الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

اسباب النزول للواحدی کے ماخذ

کتاب اسباب النزول کی تالیف سے پہلے امام المدینی کی اس علم پر ایک مصنفہ کتاب ہے اس کے علاوہ اس علم پر ، کسی مورخ یا محدث نے اظہار نہیں کیا کہ کسی نے امام واحدی سے پہلے اس علم پر کوئی کتاب تصنیف کی ہو لیکن اسباب النزول پر مختلف صحابہ کرام کے اقوال و مرویات اور مفسر کبار تابعین کے اقوال اور ان کی مرویات مختلف کتب حدیث اور کتب تفاسیر میں موجود تھیں۔ امام واحدی کا اسلوب سند اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ نے خود اپنی سند سے رویات بیان کی ہیں اور اگر وہ حدیث کسی حدیث کی کتاب میں موجود ہے تو روایت کے آخر میں اس کا ذکر کر دیتے ہیں کہ فلاں کتاب میں فلاں سند سے موجود ہے۔ آپ کی کتاب اسباب النزول میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد اور مستدرک للحاکم کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ "قال المفسرون" کا جملہ اس طرف اشارہ ہے کہ امام واحدی نے اسباب النزول کی تصنیف میں مختلف مفسرین کی تفاسیر سے بھی استفادہ کیا اور جو روایات انہیں اپنی تحقیق سے مستند محسوس ہوئیں انہیں اپنی کتاب میں جگہ دی۔ آپ نے کسی بھی تفسیر کا نام اپنی کتاب میں درج نہیں کیا۔

کبار مفسر تابعین مثلاً امام السعید بن المسیب، امام قتادہ، امام مقاتل، امام عطاء، امام مجاہد، امام کلبی اور امام طاوس علیہم الرحمۃ کے اقوال اور بغیر سند کے ان کی روایات اسباب النزول میں جابجا ملتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام واحدی نے کتاب اسباب النزول کی تصنیف میں ان تابعین و تبع تابعین سے بکثرت فائدہ حاصل کیا ہے۔

ضعیف رُوّات سے مروی روایات

امام واحدی نے اس کتاب کے مقدمہ میں اس بات کا کھلے عام اظہار کیا ہے کہ اس زمانے میں لوگ اسباب نزول بیان کرنے میں من گھڑت اور جھوٹی روایات بیان کرنے میں جھجھک محسوس نہیں کرتے اور جو روایت بن پاتی ہے اسے بیان کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اسباب النزول تحریر کی گئی تاکہ متلاشیان علم و اسباب النزول کو مستند مجموعہ روایات مل سکے۔ اسی مقصد کے پیش نظر امام واحدی نے اپنی سند پر زیادہ اعتماد کرتے ہوئے روایات بیان کی ہیں لیکن جب ان کی سند کا ناقدانہ جائزہ لیا جاتا ہے تو ایسی روایات بھی ملتی ہیں کہ جن کی سند میں ضعیف، منکر اور کاذب راوی موجود ہیں۔ آپ کی مروی روایات کو جب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب لباب النقول فی اسباب النزول میں درج کرتے ہیں تو ساتھ روایت پر جرح بھی درج کر دیتے ہیں اور راوی سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ راوی ضعیف ہے یا جھوٹ کا اہتمام کرتا تھا۔ چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

امام واحدی وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا[49] کا سبب نزول بیان کرتے ہیں تو روایت کے لیے یہ سند بیان کرتے ہیں "اخبرنا احمد بن محمد بن ابراہیم اخبرنا شیبہ بن محمد حدثنا علی بن محمد بن قرۃ حدثنا احمد بن محمد بن نصر حدثنا یوسف بن بلال حدثنا محمد بن مروان عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس: نزلت ھذہ الآیہ عن فی عبد اللہ بن ابی۔۔۔ الخ[50] " اس سند میں محمد بن مروان السدی، الکلبی اور ابو صالح کے بارے میں امام سیوطی لکھتے ہیں: ھذا الاسناد واہٍ جدًا ، فان السدی الصغیر کذّابٌ ، وکذا الکلبی و ابو صالح ضعیفٌ[51] یہ اسناد بہت ضعیف

ہیں اس میں السدی الصغیر جھوٹا ہے، الکلبی اور ابو صالح ضعیف راوی ہیں۔ محمد بن مروان السدی الصغیر کو امام ابن حجر عسقلانی نے تقریب التھذیب میں جھوٹا لکھا ہے[52]۔ اسی طرح محمد بن سائب الکلبی کو جھوٹا کہا ہے اور رافضی ہونے کا الزام بھی ہے[53]۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا[54] الآیۃ: کے سبب نزول میں امام واحدی نے اس سند سے روایت نقل کی ہے:"اخبرنا احمد بن عبد اللہ بن اسحاق الحافظ فی کتابہ قال: اخبرنا سلیمان بن ایوب الطبرانی قال حدثنا بکر بن سہل قال حدثنا عبد العزیز بن سعید، عن موسی بن عبد الرحمن عن ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس فی قولہ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا۔۔۔ الخ[55] " اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے امام سیوطی لکھتے ہیں: واخرج الواحدی من طریق عبد الغنی بن سعید الثقفی عن موسی بن عبد الرحمن عبد الغنی عن ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس۔۔۔ عبد الغنی واہٍ جداً[56]۔ اس سند میں عبد الغنی بن سعید بہت ضعیف راوی ہے۔ امام سیوطی نے امام واحدی کی سند میں عبد العزیز بن سعید کو عبد الغنی بن سعید الثقفی لکھا ہے گویا یہاں تصحیف[57] کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کیوں کہ بکر بن سہل نے عبد العزیز بن سعید کی بجائے عبد الغنی بن سعید الثقفی سے روایت نقل کی ہے، امام ابن حجر عسقلانی لسان المیزان میں یوں رقم طراز ہیں: عبد الغنی بن سعید الثقفی حدث عنہ بکر بن سہل الدمیاطی وغیرہ[58] عبد الغنی بن سعید الثقفی ہیں کہ جن سے بکر بن سہل الدمیاطی وغیرہ نے حدیث بیان کی ہے۔

اعلان نبوت سے پہلے رونما ہونے والے واقعات سے متعلق آیات قرآنیہ کا نزول

علم اسباب نزول کے حوالے سے آیات قرآنیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک قسم کی وہ آیات ہیں کہ جن میں اوامر و نواہی، سابقہ اقوام کے حالات، تکوین کائنات سے متعلقہ معلومات مذکور ہیں ان آیات کا شانِ نزول یا سبب نزول نہیں ہوتا ان کا مقصود حکم دینا، ترغیب دینا یا اللہ تعالی کا جمال و جلال لوگوں کے دلوں میں بٹھانا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کی وہ آیات ہیں جو کسی خاص واقعہ یا لوگوں کے کسی سوال کے جواب میں نازل ہوئیں ہیں ان آیات کا شانِ نزول یا سبب نزول ہوتا ہے اور اس کو جانا جاتا ہے۔ امام واحدی نے بعض مقامات پر ایسی آیات بھی بیان کی ہیں اور ان کے ضمن میں سابقہ واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے جیسے:

سورۃ البقرۃ کی آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ[59] اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: نزلت فی علماء اہل الکتاب و کتمانھم آیۃ الرجم و امر محمد ﷺ[60] یعنی یہ آیت علما اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی جو آیت رجم اور نبی کریم ﷺ کے اوصاف کو چھپاتے تھے۔

سورۃ البقرۃ کی آیت: وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کے شان نزول کے حوالے سے رقم طراز ہیں: ذکر المفسرون السبب فی سؤال ابراھیم ربہ ان یریہ احیاء الموتی[61] مفسرین نے اس آیت کا سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مردوں کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھنے کے بارے میں اللہ تعالی سے سوال کو قرار دیا ہے۔

سورۃ الفیل کے ضمن میں آپ نے لکھا:

نزلت فی قصۃ اصحاب الفیل و قصدھم تخریب الکعبۃ، وما فعل اللہ تعالی بھم من اھلاکھم و صرفھم عن البیت و ھی معروفۃ[62]

یعنی یہ سورت اصحاب فیل کے معاملے میں نازل ہوئی کہ وہ خانہ کعبہ کو گرانا چاہتے تھے، جو کچھ اللہ تعالی نے ان کے ساتھ کیا اور بیت اللہ کو ان کے فساد سے بچایا اور یہی مشہور ہے۔ یہ واقعہ فیل نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے پہلے کا واقعہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے سورۃ الفیل میں کیا ہے۔

خلاصہ بحث

اسباب نزول القرآن ، قرآن مجید کی تفسیر میں ایک مستقل عنوان کی حیثیت رکھتا ہے کیوں کہ قرآن مجید قفے وقفے سے تھوڑا تھوڑا بقدر ضرورت نازل ہوا ہے، اسباب النزول کے پیش نظر قرآن مجید کی آیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک وہ آیات جن میں سابقہ اقوام کے احوال، اوامر ونواہی، اور جزاو سزا کے احوال کا بیان ہے ان کا سبب نزول نہیں ہوتا، وہ گاہے بگاہے رشد وہدایت کے لیے نازل ہوتی رہیں۔ دوسری قسم کی وہ آیات ہیں کہ جو کسی خاص واقعہ سے متعلق ہیں یا نبی کریم ﷺ سے کسی نے سوال کیا تو اس کے جواب میں آیات نازل ہوئیں ایسی آیات کا ایک خاص سبب نزول ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر آیات کا شان نزول جانے بغیر ان کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض اوقات بغیر سبب نزول جانے قرآن مجید کی تفسیر اور معانی کا تعین ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے علماء کرام نے اس موضوع کو خاص اہمیت دی اور اس پر کام کیا۔ اس فن میں امام علی بن المدینی، امام واحدی، امام سیوطی، امام حجر عسقلانی وغیر ھم کے نام بہت مشہور ہیں۔

اسباب النزول کے حوالے سے امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی کا نام بہت اہم ہے۔ آپ کی کتاب اسباب النزول اس فن میں مصدر کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ آ سے پہلے سوائے امام علی بن المدینی کے کسی نے اس فن میں قلم نہیں اٹھایا، امام واحدی نے اپنی کتاب میں اپنے دور کے حالات، کہ کس طرح لوگ اسباب النزول کے حوالے سے بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں اور جھوٹ گھڑ کے روایت بیان کر دیتے ہیں، اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں اور پھر اپنی کتاب اسباب النزول کی وجہ تالیف بھی اسی کو قرار دیا اور لکھتے ہیں کہ یہ کتاب اس لیے تالیف کر رہا ہوں تا کہ متلاشیان علم اور اسباب النزول کے بیان میں شغف رکھنے والوں کو ایک عمدہ ذخیرہ روایات میسر آئے۔ اور ہمیشہ کے لیے یہ کتاب ایک مصدر کی حیثیت سے جانی جائے۔ آپ نے اپنی اس کتاب میں اسباب النزول کے بیان میں احتیاطِ روایت کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی کتاب کی اہمیت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کے بعد جتنے بھی مفسرین و محدثین نے اس فن پر قلم اٹھایا انہوں نے آپ کی کتاب سے ضرور فائدہ حاصل کیا اور روایات کو اپنی کتابوں کی زینت بنایا۔ امام واحدی نے اسباب النزول کے بیان میں اپنی سند سے روایات بیان کی ہیں اور زیادہ تر انہیں پر اعتماد کیا ہے۔ ایسی روایات جو کتب احادیث میں موجود ہوتیں انہیں بھی اپنی سند سے بیان کرنے کے بعد یہ درج کرتے اور یہ نشاندہی کرتے کہ یہ روایت فلاں کتاب میں فلاں راوی سے بیان کی گئی ہے۔ آپ کی کتاب میں، صحیح بخاری، صحیح مسلم، مستدرک للحاکم اور مسند امام احمد کا ذکر ملتا ہے۔ امام واحدی نے کتاب کے مقدمہ کو انتہائی اختصار اور جامع انداز میں مسجع ومقفی بنا کر پیش کیا جس سے ان کی عربی لغت میں مہارت اور فن اسباب النزول میں کمال علمی ادراک کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کتاب میں قرآنی آیات کے شان نزول کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، بعض مقامات پر ایسی آیات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ کن کا شان نزول نہیں ہوتا یعنی وہ آیات جو سابقہ اقوام یا اعلان نبوت سے پہلے پیش آنے والے واقعات سے متعلق ہیں جیسے سورۃ الفیل کا ذکر بھی ملتا ہے کہ یہ اصحاب فیل کے بارے میں نازل ہوئی۔ کتاب اسباب النزول میں امام واحدی نے کچھ واقعات کو انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جیسے واقعہ افک، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت، بنو تمیم کا وفد اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ ہے لیکن امام واحدی نے ان واقعات کو کمال حسن سے بیان کیا کہ قاری پر طوالت کی اکتاہٹ طاری نہیں ہوتی۔ امام واحدی نے مقدمہ میں اپنے دور کی من گھڑت اور جھوٹی روایات پر بہت تنقید کی ہے لیکن ان کی کتاب اسباب النزول میں ان کی اپنی سند میں موجود روات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو الکلبی، السدی الصغیر جیسے راوی بھی ملتے ہیں جن پر جھوٹ کا الزام ہے، یعنی ضعیف روایات امام واحدی کی کتاب میں بھی موجود ہیں۔

تجاویز وسفارشات

اسباب النزول للواحدی ایک مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس کتاب کی اہمیت ک پیش نظر طلباء تحقیق و تدوین کو اس کتاب پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ اس کتاب کی جملہ خصوصیات جو اسے دوسری اسباب النزول کی کتب سے ممتاز کرتی ہیں ان پر کام کرنا چاہیے۔ اس کتاب میں جملہ روایات جو صحاح ستہ میں موجود ہیں ان کو واضح کرنے پر کام کرنا چاہیے اگرچہ امام واحدی نے کئی مقامات پر ان روایات کے بارے میں خود بھی بتایا ہے۔ امام واحدی کے اصول روایت کو دوسرے متاخرین مفسرین کے اصولوں کے ساتھ تجزیہ کرنا چاہیے تا کہ اس کتاب کے جملہ خواص سامنے آسکیں۔

حوالہ جات

---

1 Al-Suyuti, Jalal-ul-Din, Al-Ittiqan fi uloom Il Quran, (Bairoot:Moassisa al Risalah, 2008), P:99

2 Al tirmizi, Muhammad bin Iesa, Sunan al tirmizi,(Qahira:dar al taseel, ed:2nd,2016),Kitab tafseer ul Quran an Rasool Allah, v:4, P:123

3 Haji Khalifa, Mustafa bin Abdullah, Kashf al Zunoon an asami al kutub walFunoon, (Bairoot: dar ahya Alturas alarabi), V:1, P:76

4 Shawwakh, Ali Ishaq, alduktoor, Mujam Musannafat al Quran,(Riaz:dar alrafai, 1983),V:1, P:125

5 Al tauba,9:118

6 Abdurehman bin Muhammad, Majmoo fatwa sheikh ul Islam ibn e Taimia, (Madina Munawra: al matboa majma al malik Fahad, 2004) V:4, P339

7 Kashf al Zunoon, P76

8 Ibn Khallikan, Ahmad bin Muhammad Abu Bakar, Abu alAbbas, Wafiyyat ul ayan,(Bairut: dar sadir, 1978) V:3, P:304

9 Kashf al Zunoon, P76

10 Al Qunuji, Siddique Hasan Khan, Abjad al Uloom, (Damishq:wizarat alsiqafah wal Irshad al qomi, 1978) V:2, P53

11 Al wahidi, Ali bin Ahmad abu alHasan, Asbab al-nuzul, (Al-Damam:Dar ul Islah, ed:2nd, 1992),P:9

12 Same as above, P:8

13 Same as above, P:9

14 Asbab al-nuzul, P:8

15 Asbab al-nuzul, P:7

16 Asbab al-nuzul, P:7-8

17 Asbab al-nuzul, P:11

18 Al-Alaq, 96:1

19 Asbab al-nuzul, P:11

20 Asbab al-nuzul, P:55

21 Asbab al-nuzul, P:191

22 Asbab al-nuzul, P:10

23 Asbab al-nuzul, P:11

[24] Asbab al-nuzul, P:12

[25] Al-Baqara, 2:104

[26] Asbab al-nuzul, P:33

[27] Al-Baqara, 2:108

[28] Asbab al-nuzul, P:34

[29] Asbab al-nuzul, P:40

[30] Al-Baqara, 2:222

[31] Asbab al-nuzul, P:75

[32] Al-Maida, 5:11

[33] Asbab al-nuzul, P:193

[34] Al-Raad, 13:38

[35] Asbab al-nuzul, P:274

[36] Al-Baqara, 2:154

[37] Asbab al-nuzul, P:44

[38] Al-Maida, 5:3

[39] Al-Nahl, 16:126

[40] Asbab al-nuzul, P:285

[41] Al-Noor, 24:11

[42] Asbab al-nuzul, P:318

[43] Al-Hujuraat, 49:4

[44] Asbab al-nuzul, P:388

[45] Al-Mumtahinna, 60:1

[46] Asbab al-nuzul, P:421

[47] Al-Tahreem, 66:1

[48] Asbab al-nuzul, P:438

[49] Al-Baqara, 2:14

[50] Asbab al-nuzul, P:22

[51] Al-Suyuti, Jalal-ul-Din,Lubab Al-nuqul fi asbab al-nuzul ,(Bairut: moassisat ul kutub al-siqafiya, ed:1st, 2002), P:12

[52] Asqalani, Ahmad bin Ali bin Hajar, Taqreeb a-tahzeeb, Translator:Niaz Ahmad, (Lahore: Maktaba Rahmania), V:2 , P:137

[53] same as above, V:2 , P:85

[54] AL-Baqara, 2:26

[55] Asbab al-nuzul, P:23

[56] Lubab al Nuqul, P:13

[57] تصحیف سے مراد ہم شکل الفاظ کو لکھنے میں غلطی کرنا، حروف بڑھانا یا کم کرنا، نقطے مٹا دینا یا زیادہ درج کر دینا

[58] Asqalani, Ahmad bin Ali bin Hajar, Lisan al Mizan, (Haidrabad:Majlis Daira al-maarif al-nizamia, 1330 Hijri), V:4, P:45

[59] AL-Baqara, 2:159

[60] Asbab al-nuzul, P:47

[61] Asbab al-nuzul, P:85

[62] Asbab al-nuzul, P:464